

**PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION
COMBINED COMPETITIVE EXAMINATION
FOR RECRUITMENT TO THE POSTS OF
PROVINCIAL MANAGEMENT SERVICE, ETC.**

PERSIAN (OPTIONAL) PAPER-II

TIME ALLOWED: 3 HOURS

MAXIMUM MARKS: 100

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کا ترجمہ اردو یا انگریزی میں کریں۔

- (الف) نقل است کہ گفت: شب ہا فرصت می جستم تا کعبہ را خالی یابم از طواف و حاجتی خواهم۔ هیچ فرصت نمی یافتم تا شامی باران عظیم می آمد۔ بر فتم و فرصت را غنیمت دانستم تا چنان شد کہ کعبہ ماند و ابراہیم طواف کردم و دست در حلقہ زد و عصمت خواستم از گناہ۔ ندانی شنیدم کہ عصمت می خوامی تو از گناہ و ہمہ خلق از من این می خواہند اگر من ہمہ را عصمت دهم دریاہای عفو ری و غفاری و رحیمی و رحمانی من بجا رود و بہ کار آید
- (ب) گوہر اگر در خلاب افتد ہم چنان نفیس است و غبار اگر بہ فلک رود همچنان خمیس۔ استعداد بی تربیت در بلخ است و تربیت نامستعد ضالغ۔ خاک برابر است

چو کنعان را طبیعت بی ہنر بود بیبیر زاد گی قدرش ہنر بود
ہنر ہمای اگر داری نہ گوہر گل از خار است و ابراہیم از آذر

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کسی ایک جزو کا اردو یا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

- (الف) پس چون عمل نہ عین علم عمل گردد۔ چگونہ جاہل آن را از عمل جدا گوید و آنان کہ عمل را بر عمل فضل نہادند ہم محال باشد کہ علم بی عمل، علم نباشد از آنکہ آموختن و یادداشتن و یاد گرفتن وی جملہ نیز عمل باشد۔ از آن است کہ بندہ پادان متشاب است و اگر علم عالم بہ فعل و کسب وی نبود وی را هیچ ثواب نبود۔ و این سخن دو گروہ است۔ جاہلی گوید ”قال نباید، باید و دیگری گوید“علم باید، عمل نباید“۔

- (ب) دیگران اہمین نمی دادند و یا ملتفت نمی شدند ولی معلم حساب شان خیلی سخت گیر بود و از زمزمہ او چنان بدش می آمد کہ عصبانی می شد و از کلاس قہری کرد۔ سہ چہار بار التزام دادہ بود کہ سر کلاس زمزمہ نکند ولی مگر ممکن بود؟ فقط سال آخر دیگر کسی زمزمہ آورا از تہ کلاس نمی شنید۔ آن قدر خستہ بود و آن قدر شب ہا بیداری کشیدہ بود کہ یا تا ظہر در رختخواب می ماند و یا سر کلاس می خوابید۔ ولی این داستان نیز چندان طول نکشید و بزودی مدرسہ را ول کرد۔

سوال نمبر 3: اجزائے زیر میں سے کسی ایک جزو کا ترجمہ اور تشریح اردو یا انگریزی میں کریں۔

کہ بیزدان زنا چیز چیز آفرید بدان تا تو انانی آرد پدید
یکی آتشی بر شد تاب ناک میان آب و باد از بر تیرہ خاک
نخستین کہ آتش بہ جنبش دمید زگر میش پس خشکی آمد پدید
چو این چار گوہر بہ جای آمدند زہر سہنجی سرای آمدند
چنین است فرجام کار جهان نداند کسی آشکار و نہان

بیا کہ قصر اہل سخت ست بنیاد است بیار بادہ کہ بنیاد عمر بر باد است
غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود زہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است
رضا بدادہ بدہ وز جبین گرہ بکشای کہ بر من و تو در اختیار نکشاد است
نشان عہد و وفا نیت در تبسم گل بنال بلبل بیدل کہ جای فریاد است

سوال نمبر 4: ذیل میں دیئے گئے اشعار میں سے کسی ایک جزو کا ترجمہ تشریح اردو یا انگریزی میں کریں۔

خبرم رسیدا مشب کہ نگار خواہی آمد سرمن فدای راہی کہ سوار خواہی آمد
بر لب آمدہ ست جانم تو بیا کہ زندہ مانم پس ازان کہ من نمائیم بہ چہ کار خواہی آمد
ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف بہ امید آنکہ روزی بہ شکار خواہی آمد
بہ یک آمدن بوردی دل و جان صد چو خسرو کہ زید اگر بدینسان دوسہ بار خواہی آمد

یہ وادی کہ در آن خضر را عصا خفتست بسیندی سپرم رہ اگر چہ پا خفتست
بدین نیاز کہ باتست، نازی رسد گدا بہ سایہ دیوار پاد شا خفتست
ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز گستہ لنگر کشتی و ناخدا خفتست
درازی شب و بیداری من این ہمہ نیست زبخت من خبر آرید تا کجا خفتست

سوال نمبر 5: نیچے دیئے گئے اشعار میں سے صرف دو (2) جزو کا ترجمہ و تشریح بزبان اردو یا انگریزی میں کریں۔

در شبستان حرا خلوت گزید قوم و آئین و حکومت آفرید
ماند شب ہا چشم او محرم نوم تابہ تخت خسروی خوابید قوم
وقت ہیجا تیغ او آہن گداز دیدہ یار اشکبار اندر نماز
در جہان آئین نو آغاز کرد مسند اقوام پیشین در نور
از کلید دین در دنیا کشاد ہچور اوطن ام گیتی نژاد

چہ کنم کہ فطرت من بہ مقام در نسا زد دل ناصبور دارم چو صبا بہ لالہ زادی
ز شرر ستارہ جویم ز ستارہ آفتابی سر منزلی ندارم کہ بمیرم از قراری
طلسم نہایت آن کہ نہایتی ندارد بہ نگاہ ناشکیبی بہ دل امیدواری

گفتد ہر چہ در دلت آید مانجواہ گفتم کہ بی حجابی تقدیرم آروست
از روز گار خویش نداتم جز اینقدر خوانم زیاد فتنہ و تعبیرم آروست
کو آن نگاہ ناز کہ اول دلم ربود عمرت در از باد ہمان تیرم آروست

سوال نمبر 6: مندرجہ ذیل اردو اقتباس کا ترجمہ فارسی زبان میں کریں۔

- اہل ایران فردوسی کو شاعر ملی کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایران کی تاریخ اور ثقافت کو زندہ کیا۔ رزمیہ مثنوی میں فردوسی استاد مانے جاتے ہیں۔ اگرچہ ساٹھ ہزار اشعار میں انہوں نے خالص فارسی الفاظ لانے کی کوشش کی ہے اس کے باوجود اس میں بہت کم سخت، سنت اور تقیل الفاظ آئے ہیں اور بہت کم تصنع کا گمان ہوتا ہے۔ شاہنامہ ایرانی تاریخ کی عظمت کا تذکرہ ہے۔

سوال نمبر 7: مندرجہ ذیل میں سے صرف ایک کا جواب اردو یا انگریزی زبان میں لکھیں۔

- (الف) گلستان سعدی کے اسلوب تحریر پر مفصل نوٹ لکھیں۔
(ب) مولانا روم کی مثنوی کے بارے میں اپنی معلومات کا اظہار تفصیل سے کریں۔
(ج) حکیم الامت علامہ اقبال کی فارسی شاعری کا اجمالی جائزہ لیں۔